مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

اہل اقتدار کے فرائض (آخری قسط)

(نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا)

قولہ تعالیٰ:

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ وآتو الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر ولله عاقبة الامور. (الحج:۴۱)

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے اور تمام معاملات کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے۔''

قارئین کرام! مذکورہ آیت کریمہ میں خالق کائنات نے مسلمان حکمرانوں اور اہل اقتدار کے فرائض میں تیسرا فریضہ یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں گے۔ اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی بڑی فضیلت اور اہمیت ہے۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں اُمت محمدیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر. (آل عمران:۱۱۰)

''کہ تم بہترین اُمت ہو جنہیں لوگوں کی (ہدایت) کے لیے نکالا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔''

اور ایک دوسری آیت میں اللہ کا فرمان ہے:

ولتکن منکم اُمة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واؤلئک ھم المفلحون. (آل عمران:۱۰۴)

(بقیہ صفحہ 49 پر)

ترجمۃ الحدیث

معاشرہ کے کمزور طبقات کی مدد کا حکم

عن سھل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ انا وکافل الیتیم فی الجنة ھکذا واشار بالسبابة والوسطی وفرج بینھما. (صحیح بخاری، کتاب الادب۔ حدیث:۶۰۰۵)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کے درمیان کشادگی فرمائی۔ (یعنی قریب ہونے کے باوجود درجات میں فرق وتفاوت ہوگا۔)

قارئین کرام! اسلام مظلوم اور نادار اور کمزور جیسے یتامیٰ، مساکین وفقراء اور بیوہ عورتیں وغیرہ ان سب کی اصحاب ثروت کو مدد کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے تاکہ وہ بھی معاشرہ میں عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ چنانچہ مذکورہ حدیث میں یتیم کے ساتھ حسن سلوک اور اس کی کفالت کرنے والے کو جنت میں رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کی رفاقت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ جنت میں آپ کی رفاقت اور آپ کا قرب بہت بڑا اعزاز ہے۔ اسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گھر کو بہترین گھر قرار دیا ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اسے بدترین گھر قرار دیا ہے جس میں اس کے برعکس یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہے۔ (بقیہ صفحہ 50 پر)